

سرکاری رپورٹ (مباحثات)

چوبیسوال اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 5 اگست 2020ء بروز بده بہ طابق 14 ذوالحجہ 1441 ہجری۔

نمبر شار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	3
2	دعاۓ مغفرت۔	4
3	چیرمینیوں کا پیئن۔	4
4	رخصت کی درخواستیں۔	4
5	مشترکہ قرارداد نمبر 22 می جانب میر سلیم احمد کھوسہ۔	8

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر----- میر عبدالقدوس بزنجو
ڈپٹی اسپیکر----- سردار بابرخان موسیٰ خیل

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی----- جناب طاہر شاہ کاکڑ
اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی) ----- جناب عبدالرحمن
چیف رپورٹر----- جناب مقبول احمد شاہ وانی



بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 5 اگست 2020ء بروز پہلے بہ طبق 14 ذوالحجہ 1441 ہجری، بوقت شام 6 بجکر 5 منٹ پر زیر صدارت سردار بار خان موسیٰ خیل، ڈپٹی اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جواب ڈپٹی اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

قاری عبدالمالك صاحب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

وَقَالَ نُوحٌ رَبِّي لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكُفَّارِيْنَ ذِيَارًا ﴿٤﴾ إِنَّكَ إِنْ تَذَرُهُمْ يُضْلُلُوْا
عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿٥﴾ رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيْ وَلِمَنْ دَخَلَ
الصَّفَّ ﴿٦﴾
بَيْتِي مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ﴿٧﴾ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِيْنَ إِلَّا تَبَارًا ﴿٨﴾

﴿پارہ نمبر ۲۶ سورہ نوع آیات نمبر ۲۶ تا ۲۸﴾

ترجمہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اور حضرت نوحؑ نے کہا اے میرے رب! تو روئے ز میں پر کسی کا فرکو رہنے سبھے والا نہ چھوڑ۔ اگر تو انہیں چھوڑ دیگا تو یقیناً یہ تیرے اور بندوں کو بھی گمراہ کر دیں گے اور انکے ہاں جو بال بچے ہونگے وہ بھی بد کار اور ناشکرا ہونگے۔ اے میرے پروردگار تو مجھے اور میرے ماں باپ کو اور جو بھی ایماندار ہو کر میرے گھر آئے اور تمام مومن مرد اور ایماندار عورتوں کو بخش دے، اور کافروں کو سوائے ہلاکت کے اور کچھ نہ بنا۔ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جزاک اللہ۔ جی زمرک صاحب!

انجینئر زمرک خان اچھزی (وزیر محکمہ زراعت و کوآ پر یوں): جناب اسپیکر صاحب! ایک request کرنی تھی، دو دن پہلے چن میں ایک ناخوشنگوار واقعہ پیش آیا جس میں عوام کی شہادتیں بھی ہوئیں۔ ہم نے اس مسئلہ کی اپنی حد تک کوشش کی۔ کیونکہ ایک بلوہ تھا، بلوے کی صورت میں شہادتیں ہوئیں۔ تو میں اپنی طرف سے پارٹی کی طرف سے بلکہ پورے ہاؤس سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ ان کیلئے مغفرت کی دعا کی جائے۔ شکریہ۔

جناب نصراللہ خان زیریے: جناب اسپیکر! جو فاضل رکن نے کہا یقیناً چن کا جو واقعہ تھا جس میں چھ بیگناہ معصوم، لتعلق شہری اور ایک خاتون کی شہادت کا المناک واقعہ ہوا۔ جس کی پشتو نگو اعلیٰ عوامی پارٹی شدید الفاظ میں نذمت کرتی ہے۔ اور میں آپ سے گزارش کروں گا کہ ان شہداء کی ارواح کے ایصال ثواب کیلئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(دعاۓ مغفرت کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر: جزاک اللہ۔ میں قواعد و انصباط کا بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ 13 کے تحت ذیل اراکین اسمبلی کو روایاں اجلاس کے پیشیں آف چیئرمین کیلئے نامزد کرتا ہوں۔

۱۔ جناب احسان شاہ صاحب۔

۲۔ جناب اصغر علی ترین صاحب۔

۳۔ محترمہ شاہینہ کا ڈکٹر صاحب۔

۴۔ جناب ٹامس جانسن صاحب۔

پہلے سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کا ڈکٹر (سیکرٹری اسمبلی): نوابزادہ طارق مگسی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ وہ کوئی سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قادر ہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: ڈاکٹر ربانہ خان بلیدی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ وہ کوئی سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قادر ہیں گی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: نواب محمد اسلم خان ریسائنی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ وہ کوئی سے باہر ہونے کی بنا آج

کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسبلی: میر نصیب اللہ مری صاحب نے کوئی سے باہر ہونے کی بنا آج اور 7 اگست کی نشتوں سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسبلی: جناب ثناء اللہ بلوچ صاحب نے کوئی سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسبلی: میر حمل کلمتی صاحب نے کوئی سے باہر ہونے کی بنا آج اور 7 اگست کی نشتوں سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسبلی: میرزاد علی ریکی نے مطلع فرمایا ہے کہ وہ کوئی سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسبلی: محترمہ مستورہ بی بی صاحبہ نے مطلع فرمایا ہے کہ وہ کوئی سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسبلی: محترمہ لیلیٰ ترین صاحبہ نے مطلع فرمایا ہے کہ وہ کوئی سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسبلی: محترمہ زیدہ بی بی صاحبہ نے بھی مصروفیت کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسبلی: ملکھی شام لال صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ وہ کوئی سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں

شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

پونکہ آج پورے ملک میں یوم استھان کشمیر منایا جا رہا ہے۔ لہذا آج کی اسمبلی کی کارروائی میں کشمیری بھائیوں سے اظہار تہذیب کیلئے صرف قرارداد نمبر 22 زیر بحث لائی جائیگی۔

سردار عبدالرحمن کھیتمان (وزیر حکومت خوراک): شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔ پچھلے ایک ماہ سے میں کراچی میں تھا 30 جولائی کو میں کراچی سے واپس آیا بلکہ 27 تاریخ سے میں پیار ہو گیا تھا تو ابھی تک میری طبیعت صحیح نہیں ہے۔ میں مجبور آآ کر بیٹھا ہوں میں بیٹھ بھی نہیں سکتا ہوں۔ اس اثناء میں بارکھان میں انور نامی ایک لڑکے کا قتل ہوا ہے وہاں سے تو میں نے کوئی بیان جاری نہیں کیا انشاء اللہ میں کل پرسوں اس پر تفصیلی پریس کانفرنس بھی کروں گا۔ اس کو مجھ سے منسوب کرنے کی کوشش کی گئی جبکہ Proper FIR میرے پاس ہے اس کے بھائی وغیرہ نے کافی ہے۔ دو آدمیوں کو نامزد کیا ہے جن کے ساتھ میرا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ اس ایف آئی آر کا متن یہ ہے کہ جی یہ دو قتل کر رہے تھے اور اس کو مارا، یہ سردار کے باڑی گارڈ ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ باڑی گارڈ کوئی چیز نہیں ہے کوئی سرکار نہیں ہے کوئی میرا even a گرفلاں کا بیٹا ہے اگر بیٹا کوئی فعل کرتا ہے تو بابا ذمہ دار نہیں ہوتا۔ اور آخر میں ایف آئی آر کا متن یہ ہے کہ جی اس کو صحافت سے روکا۔ میں صحافی حضرات دوست کا بہت احترام رکھتا ہوں صحافی برادری کیلئے۔ میں دو تین چیزوں کی وضاحت کرتا ہوں کہ آج تک میرا سیاسی کیریئر میری 62 سال کی عمر ہو گئی ہے، میں چنیخ پر کہتا ہوں کہ بلوچستان کے صحافی تو میرے اپنے یہاں کے ہیں۔ پاکستان یادِ دنیا کا کوئی صحافی آج تک یہ بات کرے کہ میں نے اس کو، چاہے اس نے میرے خلاف لکھا یہ کسی پرنٹ میڈیا میں سوچل میڈیا پر الیکٹرانک میڈیا میں میں نے آج تک اس کو ایک لفظ بولا ہو۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس کو صحافی کر کے پیش کیا جا رہا ہے۔ میں اس کے بیک گراؤنڈ میں جاتا ہوں کہ نیشنل پارٹی کی مہربانی سے 2013ء سے 2018ء تک میں پابندِ سلاسل رہا۔ میرے ساتھ انتقامی کارروائی کی گئی مجھ پر ناجائز کیس بنائے گئے۔ میں بلوچستان کی پاکستان کی عدالتوں کا بے حد مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے باعزت بری کیا۔ یہ شخص میں فلور آف دی ہاؤس ایک ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ کسی بھی پرنٹ میڈیا الیکٹرانک میڈیا پر اس سال نہیں پانچ سال نہیں دس سال ایک بھی اس کا آرٹیکل یا ایک چیز چھپی ہو میں اس کو صحافی تسلیم کرنے کو تیار ہوں۔ یہ ایک شخص تھا جو یوپیٹی اسٹور اس کو ملا اس میں اس نے فراؤ کیا۔ FIA نے اسکو گرفتار کیا۔ یہ گرفتار ہو گیا باضابطہ سزا ہو گیا اس کے بعد آج میں فلور آف دی ہاؤس ذمہ داری سے بیگم زبیدہ جلال کے پاس اس وقت کریں ممتاز ہے اس وقت وہ

بارکھان میں مجرم متاز MI میں تھا۔ صحافی حضرات سے میری گزارش ہے کہ قرآن پر ان سے پوچھیں کہ جعلی کرنی چلاتے ہوئے اس کو پکڑا۔ پھر اس کا جو behaviour میجر کیسا تھا یا FC کمانڈنٹ وغیرہ یا ونگ کمانڈر کے ساتھ وہ سب۔ یہ ایک ایجنسٹ کا کام کر رہا تھا فراریوں کو کہتا تھا کہ تمہارے ساتھ ہوں۔ ایجنسیوں سے کہتا تھا کہ تمہارے ساتھ ہوں۔ یہ بیچ میں اپنی دوکان چلا رہا تھا اور پوری دنیا کو بلیک میل کر رہا تھا۔ میرا اس سے کوئی واسطہ نہیں تھا اور میں چیلنج پر کہتا ہوں کہ نہ وہ کبھی صحافی تھا، سو شل میڈیا پر آج ہر ایک آدمی دن میں پچاس پوٹھیں بھی اُلطی سیدھی کسی کو بھیجا ہے کوئی مجھے بھیجا ہے تو مجھے کس نے سرٹیفکٹ دیا ہے کہ میں صحافی بن گیا ہوں۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ اس واقعہ کی میں نے نہ مذمت بھی کی تھی۔ اگر میں اتنا powerful ہوں کہ بارکھان کے صحافی کو مرداد دیتا ہوں۔ اور اس وقت سب سے زیادہ نیشنل پارٹی اس کو اچھا لگا رہی ہے۔ میرے ساتھ ان کی ذاتی grudge ہے۔ اگر مجھے ان چیزوں کی ضرورت ہوتی کہ کسی کو قتل کرانا ہوتا تو میرے ساتھ جو نیشنل پارٹی کا ایکشن لڑا ہے اس کو تو آسانی سے قتل کر سکتا۔ میں ایک سیاست دان ہوں۔ میں جمہوریت پر یقین رکھتا ہوں۔ میری صحافی برادری جتنی بھی سن رہے ہیں میں چیلنج پر کہتا ہوں میرے بھائی ہیں میرے لئے قابل احترام ہیں۔ کوئی اس کا ایک لفظ صحافت میں ثابت کرے میں اس کو صحافی تسلیم کرنے کو تیار ہوں۔ اب اس کو انہوں نے دیکھا کہ نیشنل پارٹی کا ہے۔ اور اس کو اچھا میرے پاس ریکارڈنگ موجود ہے۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں میں آپ کو سناتا ہوں وہ خود جن کے ساتھ میری دشمنی چل رہی تھی 22 سال تک۔ خود ریکارڈنگ ہے اس کی ایک آدمی کی ساتھ بات کر رہا ہے کہ جی میں ڈیرہ گنٹی سے میزائل لا یا ہوں اور میں نے تم لوگوں کو میزائل supply کی ہے اور تم لوگوں نے سردار کے گھر پر میزائل فائر کیئے ہیں۔ یہ record میرے موبائل میں ہے۔ اگر آپ مجھے اجازت دیتے ہیں تو میں دو منٹ کے لئے وہ ریکارڈنگ بھی اس ہاؤس کو سنا سکتا ہوں۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ آپ جو ڈیشن کمیشن بنائیں پورے بارکھان میں جا کر انڑو یو کریں start from SDO، ایک SE سے لیکر XEN سے لیکر، واپسے لیکر ایس پی سے لیکر کس کس کو وہ بلیک میں نہیں کرتا تھا اور اس کا کروار کر کیٹر کیا تھا۔ آج مختلف چینیں نے اسکو صحافی بنا کر پیش کرنے کی کوشش کی۔ میں چیلنج پر کہتا ہوں کہ کبھی وہ صحافی تھا نہ کبھی رہا ہے۔ اور جہاں تک threat کرنے کا سوال ہے میری ایک post ایک call ایک message میرا اور میرے بیٹوں کا اس کا موبائل ضبط کیا جائے جس میں دنیا جہاں کا مواد ہے بلیک میلنگ کا۔ میں ایجنسیوں سے کہتا ہوں جو ڈیشن کمیشن اگر بنتا ہے میں سی ایم صاحب سے گزارش کروں گا کہ بنا کیں۔ سب سے پہلے اسکے موبائل کو قبضے میں لیا جائے کہ اس میں کیا کیا غلط بھری

ہوئی ہے۔ میرے پاس پوٹھیں ادھر موجود ہیں اس وقت میرے موبائل میں ۔میں ان کو پرنٹ کال کر اگلے اجلاس میں انشاء اللہ property of the House بناوں گا اور اس کے ساتھ ساتھ میں اپنی جو صحافی برادری ہے میں بے حدا حترام کرتا ہوں ہم اس بلوچستان کے رہنے والے ہیں۔ کسی کو آپ threat کر کے یا گن پوانٹ پر آپ کسی کو صحافت سے نہیں روک سکتے ہاں اگر وہ صحافی ہے۔ اگر ایک بلیک میڈر ہے اس قسم کی پوٹھیں جو میں آپ کو سناؤں۔ اتنی غیر اخلاقی پوٹھیں ہیں اس کی اور اسی نیشنل پارٹی کے جو صدر ہے وہاں کا کریم اس کے بیٹھے سلیم کے ساتھ جو ایک سلسلہ چلا ہے پوٹھوں والا آپ وہ پوٹھیں دیکھ کر یہ خواتین بھی یہاں موجود ہیں۔ وہ اس حد تک ہیں کہ وہ آپ اپنی کسی محفل میں وہ پوٹھ پڑھنے کے قبل نہیں ہے۔ یہ اس کا کردار تھا تو میری صحافی برادری سے یہ گزارش ہے کہ یہ غلط ہے۔ میری کوئی involvement نہیں ہے۔ میرے اوپر اسکی کوئی FIR ہے اس نے دو آدمی نامزد کیئے ہیں 302 اور 34 اس کا لگا ہوا ہے۔ 109 میں مجھے اس کے جو eye-witness بنے ہیں، جھوٹے ہیں، سچ ہیں، میں تو کراچی میں تھا۔ وہ جانیں ان کا کام جانیں۔ ان کے بیانات میرے پاس موجود ہیں۔ انہوں نے براہ راست اُن دو آدمیوں کو نامزد کیا ہے جو کبھی بھی میرے کسی ریکارڈ میں میرا کوئی باڈی گارڈ نہیں ہے۔ باڈی گارڈ تو قوموں کے سرداروں کے، نوابوں کے، ہر ایک قوم کا، بندوق اٹھایتا ہے ساتھ ہوتا ہے۔ اگر وہ میرے باڈی گارڈ تھے تو مثال کے طور پر اُن تو نہیں ہے میں انکار کرتا ہوں۔ اگر ہے تو کسی باڈی گارڈ کا ذمہ دار کوئی کل کہے کہ جی CM صاحب کے گیٹ پر جوڈیوٹی پولیس والا کر رہا تھا وہ CM کا باڈی گارڈ تھا۔ اُس نے جا کر ایک فعل کیا تو CM پر ایف آئی آر ہو جائے سی ایم کو گرفتار کیا جائے یا فلاں کیا جائے یہ غلط ہے۔

Thank you very much

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ کھیت ان صاحب۔ جناب جام کمال خان صاحب، وزیر اعلیٰ بلوچستان، جناب محمد عارف جان حسني صاحب، جناب سلیم احمد کھوسہ صاحب صوبائی وزراء، جناب مبین خان خلیجی پارلیمانی سیکریٹری اور جناب قادر علی نائل، رکن بلوچستان صوبائی اسمبلی میں سے کوئی ایک محرک اپنی مشترکہ قرارداد نمبر 22 پیش کریں۔

مشترکہ قرارداد نمبر 22

میر سلیم احمد کھوسہ (وزیر ملکہ مال): ہرگاہ کہ آج بھارتی آئین سے کشمیر کی خصوصی حیثیت کو ختم کرنے کے لئے آرٹیکل 370 کے خاتمے اور مقبوضہ جموں و کشمیر میں غاصب بھارتی افواج کی جانب سے بربادیت، محاصرہ، لاک ڈاؤن، مواصلاتی نظام پر پابندی، مسلسل کرفیو اور بیگناہ کشمیری عوام پر ظلم و جرم میں مزید اضافے کا ایک سیاہ سال مکمل ہو رہا ہے جس کی نظریہ تاریخ میں نہیں ملتی ہے۔ پاکستانی قوم آج پوری دنیا میں یوم استھنال کشمیر

منارہی ہے تاکہ مظلوم کشمیریوں کی آزاد دنیا تک پہنچائی جاسکے۔ لہذا یہ ایوان متفقہ طور پر حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ فوری طور پر تنظیم تعاون اسلامی (OIC)، سلامتی کونسل میں اس معااملے کو اٹھائے تاکہ مقبوضہ جموں و کشمیر کے بیگناہ اور معصوم شہریوں کو بھارتی افواج کے ظلم و بربریت اور انسانی حقوق کی پامالی سے روکا جاسکے۔ نیز بلوچستان کے عوام اور انکے منتخب نمائندے کشمیریوں پر بھارتی مظالم اور بربریت کی پُر زور الفاظ میں نہ مت اور اپنے کشمیری بہن بھائیوں کے ساتھ اظہار تجھیت کرتے ہیں اور کشمیری عوام کی حق خود ارادیت کے حصول کی جدوجہد میں ان کے ساتھ ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ کھوسہ صاحب! مشترکہ قرارداد نمبر 22 پیش ہوئی۔ محرکین میں سے کوئی اپنی مشترکہ قرارداد نمبر 22 کی موذونیت کی وضاحت فرمائیں۔

حاجی محمد نواز خان کا کڑ: جناب اسپیکر! نام ڈالنا چونکہ ضروری تھا اس میں۔ خود تو حاضر نہیں ہو سکتا ہے تو اس کو تو آنا چاہیے اجلاس میں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: نہیں یا تی بات نہیں ہے کوئی ضروری نہیں ہے۔

حاجی محمد نواز خان کا کڑ: Leader of the House وہی ہے اُس کو آنا چاہیے۔ قراردار لے آتا ہے لیکن پھر بعد میں غیر حاضر بھی ہوتا ہے ان کو حاضر ہونا چاہیے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وہ آئیں یا نہیں آئیں دیگر محرکین یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ جی قادر علی نائل صاحب۔

جناب قادر علی نائل: شکریہ جناب اسپیکر۔ جیسے کہ آپ کے علم میں ہے کہ آج 5 اگست 2020ء کو ایک سال مکمل ہو گیا ہے اس آرٹیکل کا جس میں بھارتی حکومت نے آزاد جموں و کشمیر کی ریاستی اختیارات جو تھے ان کو ختم کر دیا۔ آج پورے پاکستان میں یوم استھصال اس حوالے سے منایا گیا۔ جو کشمیری عوام کے ساتھ جو انسانی الیہ ایک طویل عرصے سے چلا آ رہا ہے اُس میں ایک اور دن کا ضافہ ہوا۔ اس سے پہلے یوم سیاہ، یوم نجات، یوم تجھیت کشمیر پاکستانی عوام مسلسل مناتے رہے لیکن یوم استھصال آرٹیکل 370 کے حوالے سے آج پورے پاکستان میں منایا جا رہا ہے۔ اس میں آپ سب کو علم ہے کہ جب آزاد جموں و کشمیر کا الحال ہوا ہندوستان کے ساتھ تو اُس دور میں بھی ایک مشروط طور پر اس کا ایک الحال ہوا کہ جو خود مختاری یا جو حقوق کشمیری عوام کے تھے ان کو ایک حد تک ماننا پڑا۔ لیکن اس کے باوجود وہاں کے مسلمان مسلسل اپنے حق خود ارادیت کے لئے جدوجہد کرتے رہے۔ آرٹیکل 370 کے بعد ہی سبھی کسر بھی ختم ہو گئی۔ اور اس کے اثرات پڑے کہ پورے کشمیر میں اربوں ڈالرز، اربوں روپے کا نقصان ہوا تجارت کی مد میں لاکھوں لوگ بیرون گار ہو گئے تعلیمی ادارے بند ہو گئے کرفیو کا سماں

ہے۔ تین سو سالہ دن سے وہاں لوگ مصور ہیں۔ تو یہ ایک ظلم اور بربریت کو ہمیں انسانی الیے کے طور پر دیکھنا چاہیے۔ ایک جوان انسانی حقوق پوری دنیا میں اس وقت جب civilization کی بات ہوتی ہے۔ جب تہذیب کی بات ہوتی ہے۔ جب جمہوریت کی بات ہوتی ہے تو ہمیں یہ دیکھنا ہو گا کہ ہمارے پہلو میں جہاں ایک ظلم اور بربریت جاری ہے۔ وہاں انسانی حقوق کی پامالی کیوں ہو رہی ہے؟ تو کشمیری عوام کئی دھائیوں سے ایک ظلم اور بربریت کا شکار ہیں۔ اس میں پاکستان کی حکومت نے اگرچہ قراردادیں لائیں اور قراردادیں منظور بھی کرائیں سلامتی کو نسل سے یا قوام متحده سے، لیکن اس پر عملدرآمد نہیں ہوا۔ ابھی ہم سمجھتے ہیں کہ مظلوم عوام جہاں بھی ہوں بحیثیت ذمہ دار سیاسی کارکن، بحیثیت پارلیمنٹری نیز ہمیں اس ظلم کے خلاف آواز اٹھانی چاہیے۔ وہ جہاں ملک کے یا پاکستان یا دنیا کے کسی بھی حصے میں ہو، تو کشمیر میں جو ظلم و بربریت جاری ہے اس میں بحیثیت انسان، بحیثیت مسلمان اور بحیثیت پاکستانی ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم ہر فورم پر اس کے خلاف آواز اٹھائیں۔ اور سب سے زیادہ ذمہ داری ہماری وفاقی حکومت کی بنتی ہے کہ وہ سفارت داری کے ذریعے ایسے فورم کا استعمال کریں جہاں کشمیری عوام کی ایک موثر آواز وہاں اُبھرے۔ اور جو ظلم و بربریت یا انسانی حقوق کی خلاف ورزی وہاں ہو رہی ہے اسکا تدارک ہو، بہت بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جو بھی اس پر بات کرنا چاہتے ہیں وہ اپنے نام بخواہیں۔

ملک سکندر خان ایڈو وکیٹ (قادہ حزب اختلاف): أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ آج کا یہ سیشن انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اگرچہ اس کے محرک بلوچستان کے وزیر اعلیٰ صاحب ہیں لیکن چونکہ یہ ایک external مسئلہ اور یہ قوم کا مسئلہ ہے۔ اس لئے جس نے بھی پیش کیا ہے، ہم اس پر کچھ نہیں کہیں گے۔ یہ ہمارا پاکستان کا قومی issue ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ ستر سالوں سے پاکستان کے عوام نے کشمیر کے لئے ہر فورم پر ہر جگہ آواز اٹھائی ہے۔ جہاں ہو سکا ہے کشمیر کے کاز کو آگے بڑھانے کی کوشش کی ہے۔ پاکستان نے اقتصادی نقصانات اٹھائے ہیں کشمیری بھائیوں کے لئے اور ان کی آزادی کے لئے ان کے حق خود ارادت کے لئے انہوں نے قربانیاں دی ہیں۔ پاکستان کے ایل او سی پر ہماری افواج نے قربانیاں دی ہیں انہوں نے اس قوم کے لئے شہادتیں پیش کی ہیں۔ اس لئے ہمارا قومی issue ہے اور اس کی بہت بڑی اہمیت ہے۔ اس حوالے سے دوسری جو اہم بات ہے وہ ہے اقوام متحده کی۔ جناب اسپیکر! اقوام متحده کے فرائض میں یہ بات شامل ہے کہ دنیا کے کسی خطے میں اگر ظلم و بربریت ہو رہی ہو، استھصال ہو رہا ہو تو یہ اقوام متحده کی ذمہ داری ہے کہ اس ظلم کو روکے۔ لیکن بدقتمنی سے ستر سالوں میں جو فریضہ اقوام متحده نے ادا کرنا تھا وہ نہیں کیا۔ جتنا کشمیریوں پر

ظلم ہو رہا ہے یا ہوتا رہا ہے۔ ہزاروں کشمیری بھارت کے خلیم اور بربریت سے شہید ہوئے ہیں اس کی مثال پوری دنیا میں کہیں نہیں ملتی۔ لیکن اس کے باوجود اقوام متحده کی خاموشی انہائی افسوسناک ہے۔ اس پر جناب اپسیکر! اقوام متحده میں قراردادیں پاس ہوئی ہیں۔ ان قراردادوں کے حوالے سے پوری دنیا کا یہ فرض بتا ہے کہ کم از کم کشمیریوں کے ساتھ قوم متحده کی قراردادوں کے مطابق برتاو کیا جائے۔ ان کو اپنا حق استعمال کرنے کا جو انٹریشنل لاء کے تحت بھی لازمی اور ضروری ہے یہ حق ان کو دیا جائے۔ لیکن اس پر اقوام متحده کی خاموشی افسوسناک ہے۔ تیسرے نمبر پر جناب اپسیکر! OIC کا platform آتا ہے جو اسلامی ملکوں کی ایک تنظیم ہے۔ اس کے فرائض میں بھی یہ شامل ہے کہ دنیا کے جس خطے میں مسلمانوں کا استھصال ہو رہا ہے ان کا استھصال ختم کریں۔ ان کا فرض بنتا تھا اور اب بھی فرض بنتا ہے کہ وہ کشمیر میں جا کر اپنا جلاس کریں اور وہاں کشمیریوں کی حالت زار پر غور کریں۔ اور دنیا کے سامنے مسلمان ملکوں کے سامنے اقوام متحده کے سامنے یہ ظلم اور بربریت کی پوری تفصیل دیں۔ یہی فریضہ اقوام متحده کا بھی بتا ہے۔ جناب اپسیکر! اگر یہ کشمیر نہیں ہوتا، کوئی اور جگہ ہوتی تو کب کا اقوام متحده وہی جا کر اجلاس کر کے ان کی حق رسی کا باقاعدہ اعلان کرتا۔ لیکن چونکہ کشمیر میں مسلمان بنتے ہیں ان کے خون کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ ان پر جتنا ظلم کیا جائے اس سے کسی کو کوئی گزندنہیں پہنچتا۔ اس افسوس ناک صورت حال میں یقیناً اقوام متحده کا OIC کا کردار وہ انہائی افسوس ناک ہے۔ جناب اپسیکر! پانچویں نمبر پر اب تک تو یہ مقبوضہ کشمیر تھا disputed territory میں کشمیر ایک متنازعہ خطہ تھا۔ لیکن ایک سال قبل بھارت نے دنیا کے تمام اقدار کا مذاق اڑاتے ہوئے ان کے آڑیکل 370 جو کشمیریوں کے حقوق کی بات کرتا تھا اس کو ختم کیا اور مقبوضہ کشمیر پر مکمل قبضہ کیا ہے۔ اس قبضے کے بعد بھی دنیا میں کوئی جنبش نہیں آئی ہے۔ کہیں بھی اس انہائی ظلم کا ادراک نہیں کیا گیا۔ اور اس پر یہ ظلم جناب اپسیکر! کہ ایک سال سے وہاں کر فیونا فذ ہے یہاں ہمارے ہاں اگر چار گھنٹے کر فیو ہوتا ہے تو لوگ چیختے چلاتے ہیں اور کر فیونا ختم کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ جس خطے میں ایک سال سے کر فیو ہو وہاں کے لوگوں کی معیشت کا کیا حال ہوگا؟ وہاں کے لوگوں کے کاروبار کا کیا حال ہوگا؟ وہاں مریضوں کا کیا حال ہوگا؟ وہاں کے بوڑھوں بچوں کا کیا حال ہوگا؟ پوری دنیا کو اس پر ترس نہیں آتی جو انہائی افسوس ناک ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ سارے ممالک یہ دن آج کشمیر پر ہیں کل دنیا کے کسی اور خطے پر بھی آسکتے ہیں کل کسی اور ملک پر بھی آسکتے ہیں ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ دنیا کے آزاد ممالک اُٹھتے اور اس ظلم کے خلاف آواز بلند کرتے اور ساری دنیا کو بتاتے کہ بھارت کا یہ ظلم اور جرنا قابل قبول ہیں۔ لیکن unfortunately پورا سال گزر گیا ہے اب تک بین الاقوامی کوئی کارروائی دنیا نے نہیں کی ہے۔

جناب اسپیکر! اس دوران کتنے کشمیری جوان پابند سلاسل ہیں کسی نے آج تک اس کی باز پرس نہیں کی ہے یہ بھی اقوام متحده کی ذمہ داری ہے۔ ایک تو کرفیو لگایا گیا ہے اس کے باوجود لوگوں کو گھروں سے اٹھا کر لے جا رہے ہیں اور اس سال میں کتنے جوان شہید کیے گئے ہیں یہی تمام اقدامات انتہائی قابل مذمت ہیں۔ اور پاکستان جو شروع سے کشمیریوں کے ساتھ کھڑا ہے۔ اور آخری جناب اسپیکر صاحب! اس دنیا میں انسانی حقوق کی تنظیمیں ہیں جو اگر کچھ بھی تھوڑا سا ایک معاملہ ہو جاتا ہے تو انسانی حقوق کے نام پر بنیادی حقوق کے نام پر وہ اس بات کو اٹھاتے ہیں لیکن بد قسمتی سے کشمیر کے اتنے بڑے مسئلے کے باوجود انسانی حقوق کی ساری تنظیمیں سن رہی ہیں انہیں کشمیر پر ظلم نظر نہیں آ رہی ہیں۔ انہیں کشمیر سے متعلق انسانی حقوق نظر نہیں آ رہی ہیں۔ یہ بھی ایک انتہائی افسوس ناک صورت حال ہے۔ اس لیے میں اس قرارداد کی بھرپور حمایت کرتا ہوں اور ہماری حزب اختلاف ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ اس قرارداد کی حمایت کی جائے کشمیری عوام کے لئے ہمارے بس میں جتنا ہو سکا ہم کشمیری عوام کے ساتھ کھڑے رہے اور کشمیریوں پر جب تک ظلم و جرم نہیں ہوتا ہمارا یہ فرض بتتا ہے کہ ہم ان کے لیے آواز بلند کریں بہت شکریہ جی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ ملک صاحب! آپ نے بہت اچھی باتیں کیں۔ جی سردار یار محمد رند صاحب۔ سردار یار محمد رند (وزیر ملکہ تعلیم): بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ (تلاوت قرآن پاک) محترم اسپیکر صاحب آپ کا بہت شکریہ۔ آج جو قرارداد آئی ہے۔ سب سے پہلے تو میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اس میں بھی PTI کو شامل کیا جائے وہ بھی اس قرارداد میں شامل ہے جناب اسپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سردار صاحب PTI کا ایک ممبر پہلے سے اس قرارداد میں شامل ہیں۔

وزیر ملکہ تعلیم: ٹھیک ہے شکریہ۔

قائد حزب اختلاف: سردار صاحب مغذرات آپ کی بات کاٹ لی۔ اس کو اگر مشترکہ قرارداد کر دیں۔

وزیر ملکہ تعلیم: وہ زیادہ بہتر ہوگا۔ میرے خیال میں ایڈو وکیٹ صاحب نے بہتر تجویز دی ہے۔ آج 70 سال کے بعد پھر پورا پاکستان سراپا احتجاج ہے کہ ہمارے وہ کشمیری بھائی جو 14 اگست 1947ء کو ہم سے جدا کر دیئے گئے اور بد قسمتی سے ہمارے پڑوںی ملک نے ان پر بزرگ شمشیر قبضہ کیا اور یہ مدعالے کہ ہم اقوام متحده گئے اور وہاں ایک قرارداد پاس ہوئی۔ مگر افسوس ہے کہ اس پر آج تک عمل نہیں ہو سکا۔ پچھلے سال آج ہی کے دن نریندر مودی جیسے شخص نے ہندوستان کی اسمبلی میں ایک قرارداد پاس کی اور کشمیر کی ایک جو جدا گانہ حیثیت کو اقوام متحده نے تسلیم کر چکا تھا اور خود ہندوستان کی اسمبلی نے بھی اس کو special status دیا تھا اس کو ختم

کر کے اس کو ہندوستان کا ایک حصہ بنادیا گیا۔ جیسے انگریزی میں کہتے ہیں might is right کہ جس کا ذرور ہے وہی طاقتور ہے۔ آج ہم پورے پاکستان، خاص طور پر بلوچستان اسمبلی جیسے سکندر ایڈ و کیٹ صاحب نے کہا کہ ہم ساری جماعتیں متفقہ طور پر یہ چاہتے ہیں کہ قرارداد پاس ہو۔ اور مقبوضہ کشمیر میں جو ہمارے کشمیری بھائی ہیں ان کو ایک پیغام جائے کہ پورے پاکستان کے ساتھ بلوچستان کے لوگ بھی ہماری اس جدوجہد میں ہمارے ساتھ ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ اس وقت جو کشمیری بھائی جس صورت حال سے کشمیریوں پر گزر رہے ہیں یہ دنیا کے بہت کم حصوں میں ایسا ہو رہا ہے۔ یہ ہے حقیقت کہ دنیا میں بہت زیادہ جگہ ہو رہا ہے زیادتی ہو رہے نا انصافی ہو رہی ہے۔ مگر اس میں کشمیر بھی ایک سر زمین ہے وہاں کے لوگ ہیں جن کے rights بینیادی حقوق پچھنے جا رہے ہیں۔ مگر افسوس یہ ہے کہ آج تک United Nation نے اس پر کوئی دوبارہ کوئی قرارداد کوئی ایسی discussion نہیں کروائی جس سے انڈیا کو ایک پیغام جاتا کہ پوری دنیا اس کے مظالم کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھتی اور اس کو ایک ظالم اور غاصب دیکھتی ہے۔ مگر میرے خیال میں یہ پہلی دفعہ ہو رہا ہے اور یہ اعزاز جارہا ہے پاکستان تحریک انصاف کو کہ ہمارے پرائم منسٹرنے جا کر اقوام متحده میں کشمیر کی بات کی۔ اس وقت جب ہمارے ساتھ ظلم اور زیادتی ہو رہی تھی تو ہمارے اس وقت کے sitting Prime Ministers اقوام متحده میں گئے بات کی گر کشمیر کا ذکر تک نہیں کیا۔ یہ اعزاز صرف پیٹی آئی اور اس کے وزیر اعظم کو جاتا ہے کہ ایک ایسے issue کو جو پوری دنیا میں ختم ہو چکا تھا کئی اس پر platform discussion نہیں ہو رہی تھی۔ آج ہر platform پر اس کو اٹھایا گیا اور پوری دنیا کے اندر اس کو highlight کیا گیا زندہ کیا گیا۔ اور ہم کچھ دوستوں کو یہ بھی بتانا چاہتے تھے کہ بہت ساری حکومتی بھی آئیں کمیٹیاں بھی بنیں کشمیر کمیٹی بھی بنی۔ مگر وہ صرف پاکستان کے چند اخبارات اور اس کے statements کے علاوہ دنیا میں کہیں بھی اس پر آوازنہیں اٹھائی گئی۔ یہ اعزاز بھی موجودہ پیٹی آئی کی حکومت کو جاتا ہے اور پرائم منسٹر کو جاتا ہے اور ہم آپ کو یہ یقین دلاتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ پیٹی آئی اس issue کو لے کر دنیا کے ہر platform پر ہر ادارے ہر ملک کے پاس جائیگی اور انشاء اللہ ایک دن آیا گا کہ کشمیر آزاد ہو گا اور پاکستان کا حصہ بنے گا۔ اور ہم اپنے کشمیری بھائیوں کے ساتھ کھڑے ہیں اور پوری دنیا میں جو مظلوم لوگ ہیں جن کا استھصال ہو رہا ہے جن کی سر زمینوں پر قبضہ کیا گیا ہے جن کے وسائل لوٹے جا رہے ہیں ہم ان کو بتانا چاہتے ہیں کہ بلوچستان کے عوام ان کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ایک دن یوم شکر ہم اسی اسمبلی میں منائیں گے جس دن کشمیر آزاد ہو گا۔ جناب اپنیکر آپ کا بہت بہت شکر یہ۔

جناب ڈپٹی اسمبلیکر: شکر یہ سردار ند صاحب۔ جی دمڑ صاحب۔

حاجی نور محمد مظہر (صوبائی وزیر مکمل ہیلٹھ انجینئرنگ ویبی واسا): بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ شکریہ جناب اسپیکر۔ جناب اسپیکر! آج اسمبلی میں جو قرارداد پیش ہوئی تو آج کی topic اس قرارداد کے مطابق ہے۔ میں اپنی طرف سے اس قرارداد کی مکمل حمایت کرتا ہوں اور ساتھ ساتھ اس موضوع پر تھوڑا سا بولنا چاہتا ہوں۔ جناب اسپیکر! آج 5 اگست ہے ایک سال پہلے اسی دن انڈیں حکومت نزیدر مودی جس طرح ہمارے دوستوں نے کہا کہ اسمبلی کا اجلاس بلا یا اور اس دن انہوں نے ایک یکٹو آرڈر کے ذریعے کشمیر کی جو آزاد ہیئت تھی 370 سیکشن کے تحت وہ اس نے ختم کر دی اور باقاعدہ انڈیا کے نقشے میں کشمیر کو شامل کر دیا۔ تو یہ بات صرف نہ مت کی حد تک نہیں اس پر بڑے افسوس سے کہنا چاہتا ہوں کہ ایک بہت بڑا ظلم اور زیادتی ہوئی۔ مسلمان اس پر خاموشی اختیار کرنا ایک مجرمانہ فیل سمجھتا ہوں۔ جتنا ظلم کشمیر کے مسلمانوں پر 70 سال میں ہوا میرے خیال میں دنیا کے نقشے میں جتنے ظالم اور جابر ممالک ہیں کسی نے بھی اتنا ظلم نہیں کیا۔ لاکھوں انسانوں کو شہید کیا۔ لاکھوں بہینیں اور ہمارے بھائیوں کو جیلوں میں ڈالا۔ اور ہماری کشمیری قیادت کو مسلسل جیل سلاخوں کی پیچھے بند کیا۔ اور اقوام متحده کی قرارداد کے تحت ان کو جو آزادی حاصل تھی، ان کو جو حیثیت حاصل تھی 5 اگست کو وہ حیثیت بھی ان سے چھین لی گئی یعنی کہ انڈیا 70 میں اس مشن میں ناکام ہوا کہ وہ کشمیریوں کی ہمدردی لے لیتے اور اپنے ساتھ کشمیریوں کو ہم آگاہ کرتے یا کشمیر کے کیس کو دنیا کے مختلف فورمز پر لے جا کر کے پیش کرتے۔ اس میں بھی وہ مسلسل ناکام رہا۔ آخر کار انہوں نے یہ جو بدمعاشی، غنڈہ گردی کی حد تھی اُس پر اتر آیا۔ جناب اسپیکر! آج ایک سال پورا ہونے کو ہے کہ کشمیری بھائیوں پر جو ظلم اور زیادتی ایک سال تک جو مسلسل اُن پر ہوتی چلی آئی ہے۔ میرے خیال میں وہ اعداد و شمارتو exact میں بتانہیں سکتا۔ سینکڑوں افراد جو کہ اپنی آزادی کیلئے جدو جهد کر رہے تھے اُس میں شہید کیتے گئے اور ہزاروں لوگ زخمی کر دیئے گئے۔ اور ہزاروں لوگ ابھی تک انڈیا کے جیلوں میں قید کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں۔ جناب اسپیکر! انڈیا جو ایک طرف اپنے آپ کو انسانیت کا علمبردار اور جمہوریت کا علمبردار کہتا ہے۔ اور دوسری طرف جو ظلم کاریکارڈ اُس نے توڑا۔ میں تو کہتا ہوں کہ کہیں بھی اس کی مثال نہیں ملتی۔ جناب اسپیکر! جس طرح انڈیا نے پانچ اگست کو کشمیر کو جس کو اقوام متحده کی قرارداد کے مطابق دفعہ 370 کے تحت جو حیثیت حاصل تھی اور کشمیر کو اپنے نقشے میں شامل کر دیا۔ میں پاکستان کی عسکری قیادت اور سیاسی قیادت کو سرانجام پیش کرتا ہوں کہ آج انہوں نے وہ بدلہ اُسکو دے دیا۔ کشمیری بھائیوں سے اظہار بچھتی کے طور پر قومی اسمبلی میں کشمیر کو باقاعدہ پاکستان کا حصہ قرار دے دیا۔ اور پاکستان کے نقشے میں شامل کر لیا گیا۔ ایک بہت بڑی بات ہے بھیتیت قوم ہم نے کشمیری بھائیوں کو یہ ثابت کر دیا کہ ہم صرف لفظوں کی حد تک آپکے ساتھ

نہیں۔ جو ہم سے ہو سکے یعنی جب ہم نے کشمیر کو جب نے اپنے حصے میں شامل کر دیا جب ہم نے کشمیر کو اپنے نقشے میں شامل کر دیا تو پاکستان نے آج تک اپنی ایک انج بھی کسی کونہ دی ہے اور نہ وہ دے سکتا ہے۔ تو اس کا مقصد یہ ہے کہ کشمیر بنے گا پاکستان۔ اور کشمیر پاکستان کا حصہ ہے اور پاکستان کا حصہ رہے گا۔ کیونکہ جب یہ نقشے میں آگیا تو ابھی اس میں کوئی گنجائش نہیں۔ یہ انڈین بدمعاشوں کو بھی یہ پیغام ملنا چاہیے کہ اب اس میں گنجائش نہیں رہی۔ تو یہ پاکستانی قوم کیلئے ایک بہت بڑی بات ہے کہ سب نے ملک کر کشمیری بھائیوں کے ساتھ اظہار تکمیل کیا اور انکو یہ یقین دہانی کر دی۔ جناب اسٹپریکر! اس پر ہم جتنی بھی بولیں۔ میرے خیال میں بولنا چاہیے اور بول سکتے ہیں۔ لیکن آج جو قرارداد پیش ہوئی اس قرارداد کی مکمل حمایت کرتا ہوں اور ساتھ ساتھ یہ ہمارا عوامی مسئلہ ہے یہ ہمارا قومی دن ہے۔ اس دن کو ہمیں بحثیت قوم منانا چاہیے۔ بحثیت ایک پارلینمنٹریں نہیں یہ میرے خیال میں ہمارے پاکستان کے ہر صوبے میں اور ہر صوبے کے کونے کونے میں اور ہر قوم اور ہر محلے، گلی میں اس دن کو منانا چاہیے۔ اور کشمیریوں کو یہ باور کرنا چاہیے کہ پاکستانی قوم، پاکستانی سول قیادت، پولیٹیکل قیادت اور عسکری قیادت اور پاکستانی عوام آپ کے ساتھ تھے اور آپ کے ساتھ ہیں اور آپ کے ساتھ رہیں گے۔ شکریہ جناب اسٹپریکر۔ اور بھی دوست شاید بولنا چاہیں گے۔ پاکستان زندہ باد۔ کشمیر زندہ باد۔ اسلام پا نندہ باد۔

جناب ڈپٹی اسٹپریکر: شکریہ حاجی صاحب آپ نے اچھی بات کی۔ عبدالخالق ہزارہ۔

جناب عبدالخالق ہزارہ (وزیر حکومت کھلیل و ثقافت): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بہت شکریہ جناب اسٹپریکر۔ میرے ساتھیوں نے، دوستوں نے اپنی رائے دی۔ آج یوم استھنال کشمیر ہم منار ہے ہیں۔ اس لیے ہم اس کو استھنال کشمیر ہے۔ ہمارا قومی دن نہیں یہ ایک سیاہ دن ہے یہ غاصبوں کا دن ہے جنہوں نے یہاں غصب کیا ہوا ہے۔ اس دن میں جس طرح ساتھیوں نے کہا کہ سیاہ دن ہے 15 اگست۔ پچھلے سال کو انڈیا جہاں ایک طرف ساری دنیا میں اپنا ویلا مچا کھا تھا کہ اتنی بڑی جمہوریت ہے یہ اتنا بڑا انسان دوست ملک ہے اور اتنی بڑی آبادی کو کنٹرول کیا ہوا ہے۔ اس پر آپ نے دیکھا کہ غیر آئینی طریقے سے خود انڈیا نے کئی باراً قوم متحدہ اور عالمی طاقتوں کے سامنے یہ وعدہ کیا تھا کہ اس کا حل نکالا جائیگا۔ لیکن آج انہوں نے اپنے ہی وعدے کی پاسداری نہ کرتے ہوئے پچھلے سال راتوں طریقے سے 35-A اور 370 آرٹیکل کے تحت اسکو کا عدم قرار دیکر اپنی مذموم چہرہ عوام کے سامنے، دنیا کے سامنے پیش کر دیا جس کی یقینی طور پر جتنی بھی مذمت کے جائے کم ہے۔ تو اس لیے اس دن کو ہم سیاہ دن کے طور پر مناتے ہیں۔ اب ہماری ذمہ داری، ہمارے حکمرانوں کی ذمہ داری ہے کہ جس طرح میرے ساتھیوں نے کہا کہ کل کی بنیٹ کے اجلاس میں اس دن کو مقبوضہ کشمیر کو

پاکستان کے نقشے میں شامل کر دیا گیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اب ہمارے کشمیری بھائیوں، وہ کشمیری بھائی نہیں ہیں وہ پاکستانی عوام ہیں۔ اب ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی سفارت کاری کو آگے لے جائیں۔ اب ہمیں چاہیے کہ عالمی طاقتیں، انسانی حقوق کی تنظیمیں، اقوام متحده پھر فورس کریں انڈیا کو باور کر دے، مجبور کر دے کہ وہ اقوام متحده کے انسانی حقوق کی تنظیموں کے ماہرین کو وادی میں جگدے دے جہاں جس طرح سے انسانی حقوق کی دھیان اڑائی جا رہی ہیں۔ اور جس طرح سے وہاں سے انسانیت سوز ہر طرح کا ظلم و ستم روک رکھا گیا ہے۔ نہ کسی کو اظہار رائے کی آزادی ہے نہ کسی کو نقل و حرکت کی آزادی ہے۔ نہ کسی کو اپنی جان محفوظ رکھنے کی آزادی ہے۔ نہ کسی کو بولنے کی آزادی ہے۔ نہ کسی کو کسی بھی صورت میں ایک ایسی لگ ڈاؤن کی زندگی میں ایک سال سے انسانیت پر ظلم ہو رہا ہے۔ اور کہاں ہے ہمارے عالمی ادارے اور ہماری انسانی حقوق کی تنظیمیں کہاں ہیں؟ تو ہمیں ہر فرم پر اتنی سفارت کاری اور لابنگ ہمارے لوگوں کو اور ہماری وفاتی حکومت کو چاہیے کہ کریں۔ اور ساتھ ہی ساتھ پاکستانی عوام چاہے دنیا کے کسی بھی خطے میں ہوں چاہے وہ ایشیاء میں ہیں چاہے امریکہ میں آسٹریلیا میں یادنیا کے دوسرے ممالک میں۔ تو انکی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اس یوم استھصال کو ہر صورت میں منالیں۔ تاکہ دنیا کو یہ باور کر دیں کہ ہمارے مظلوم انسانوں کے ساتھ مسلمانوں کے ساتھ انکا استھصال ہو رہا ہے۔ اس طرح سے انکے ساتھ انسانیت سوز، تباہ کن مطلب انسانیت، وحشت اور بربریت روا رکھا گیا ہے۔ ایک انسان مرن رہا ہے اور کب تک انڈیا اپنی ہٹ دھرمی پر ڈٹا رہیگا؟ ایک سال انہوں نے دیکھ لیا ہے۔ ساری دنیا میں انکی بدنامی ہو رہی ہے۔ ایک سال انہوں نے کوئی کامیابی حاصل نہیں کی۔ ایک سال انہوں اب بھی وہاں کرفیو کی کیفیت ہے۔ بہت بڑے علاقے پر کرفیو کی کیفیت ہے۔ لیکن میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انڈیا میں حاصلات انکی کیا ہیں کیا achievement کی ہے؟ انہوں نے کشمیر کی خصوصیت کو ختم کر کے مزید کیا اقدامات کرنے کے قابل ہونگے؟ کچھ نہیں کرتا انڈیا وہ ناکام ہو چکا ہے۔ ناکام ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ ایک دن کشمیریوں کو بھی انکا حق ملے گا انکو آزادی ملے گی۔ اور میں اس لیئے اپنی پارٹی کی جانب سے سارے ساتھیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اپوزیشن کے ساتھیوں کا بھی کہ اپوزیشن لیڈر نے کہا کہ اس کو بجائے صرف حکومتی پارٹیوں کی قرارداد قرار دینے میں۔ تو اسکو متفقہ قرارداد قرار دیدیں۔ یہ اچھا پیغام جائیگا کیونکہ ہمارے اپوزیشن کے ساتھی پوری بلوچستان اسمبلی اس اظہابیجھتی کے طور پر اس یوم استھصال میں انڈیا کی ندمت کرتی ہے۔ اور میں اپنے ساتھیوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں میں اپنی طرف سے۔ وہ تو ہماری طرف سے ایک قرارداد ہے اسکی حمایت تو کرتے ہیں ہم سب شکریہ

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ آپ کا۔ عبدالناجی ہزارہ صاحب آپ نے بہت اچھی بات کی۔ زمرک خان اچکزی صاحب۔

انجمنیز زمرک خان اچکزی (وزیر مکملہ زراعت و کوآ پریزو) : بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ شکریہ جناب اسپیکر۔ آج کشمیر کے حوالے سے جو قرارداد پیش ہوئی ہے اس پر بحث ہو رہی ہے۔ میں اس پر مختصرًا بات کروں گا۔ جناب اسپیکر صاحب! ہم نے ہمیشہ دنیا میں کہیں بھی کوئی ظلم ہوا ہو۔ چاہے وہ عراق میں ہو چاہے فلسطین میں ہو چاہے وہ افغانستان میں ہو۔ انسانیت کی بنیاد پر ہم نے ہمیشہ اسکی مخالفت کی ہے اور ہم نے ہمیشہ یہ بات روکھی ہے کہ آمن اور مذکرات سے مسئلے کا حل ہونا چاہیے۔ اس میں کشمیر بھی شامل ہے۔ کشمیر میں جو ہو رہا ہے ایک سال سے نہیں بلکہ 1947ء سے کشمیر ایک تنازعہ مسئلہ بنا ہوا ہے۔ مختلف ادوار میں مختلف جنگیں ہوئیں ہیں۔ اور یہ ظلم بڑھتا رہتا ہے۔ اکیس اپریل 1948ء کو اقوام متحدہ سیکورٹی کونسل کی ایک قرارداد آئی تھی قرارداد نمبر 47۔ اُس کے تحت یہ بات ہوئی تھی کہ اس مسئلے کو کشمیر یوں کے حق خود ارادیت کا خیال رکھنا چاہیے۔ اور ان سے پوچھ کر اس مسئلے کا حل نکالنا چاہیے۔ اُس کے بعد کیم جولائی 1972ء کو شملہ معاملہ تھا کہ ہوا تھا پاکستان اور انڈیا کے درمیان۔ اور اُس وقت کے وزیر اعظم پاکستان، ذوالفقار علی بھٹو اور وزیر اعظم انڈیا، اندرال گاندھی کے درمیان جو آج بھی موجود ہے اُس میں چھنکات پیش ہوئے تھے۔ اُن چھنکات میں یہ بھی تھا کہ پاکستان اور انڈیا کے درمیان جو بنیادی مسئلے ہیں انکو مذکرات کے ذریعے حل کرنا چاہیے۔ مختلف اوقات میں جو بھی حالات پیدا ہوتے ہیں مل بیٹھ کر اُن کو حل کرنا چاہیے۔ اُس میں یہ بھی تھا کہ ہم اپنی سیاحت کو ترقی دینے کیلئے دونوں ملک ملکر اس کو حل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور سب سے جو اہم مسئلہ تھا وہ جمو و کشمیر کا تھا 1972ء میں جو شملہ معاملہ ہوا تھا کہ کوئی مداخلت نہیں ہو گی کوئی زبردستی نہیں ہو گی کوئی بربریت نہیں ہو گی۔ آمن کے ذریعے، مذکرات کے ذریعے اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور جب بھی کوئی issue آتا ہے اُس پر دونوں مل بیٹھ کر اس پر بات کریں گے۔ زبردستی نہیں ہو گی ہماری پارٹی، ہم اس ملک میں رہنے والے پاکستانی اور عوامی نیشنل پارٹی کے کارکن کی حیثیت سے ہم نے ہمیشہ امن کی بات کی ہے۔ ہم تشدد سے نفرت کرتے ہیں۔ ہم باچا خان کے فلسفے کے "عدم تشدد" کے پیروکار ہیں۔ ہم نے ہمیشہ اس چیز سے نفرت کی ہے۔ کیا اگر ہم زبردستی آج جوش و خروش سے یہ بات کریں کہ جی ہم حملہ کریں گے۔ انڈیا کو بھی یہ بتانا چاہتے ہیں کہ یہ وہ دو نہیں ہے جو آپ ہزار سال پہلے سوچتے تھے کہ ہم توارکے ذریعے ایک دوسرے کو ماریں گے۔ ہم گھوڑوں اور اونٹوں پر بیٹھ کر قبضے کریں گے۔ atomic world۔ دنیا ہے خدا نہ کرے اگر آپ کے پاس موجود ہے تو پاکستان کے پاس

بھی ایٹم بم موجود ہے۔ ابھی ہر ایک ملک کے ساتھ وہ تھیار موجود ہے۔ biological world جو war لڑتی جاتی ہے۔ آج ہم کرونا کی جوبات کر رہے ہیں۔ میں صرف درمیان میں یہ کر رہا ہوں۔ ابھی بھی لوگوں کو یہ یقین نہیں آ رہا۔ کہتے ہیں کہ یہ ایک منصوبہ اور سازش کے تحت اس دنیا کو اس وبا میں مبتلا کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ لیکن دنیا یورپ اور امریکہ اور چین میں جا کر پوچھ لیں۔ آج وہ دور ہے تو انڈیا کو بھی سوچنا چاہیے۔ اگر آپ کشمیر میں ظلم کر رہے ہیں بندیادی حقوق انکے چھینے جا رہے ہیں۔ ان لوگوں سے پوچھا نہیں جا رہا ہے کہ آپ کو کیا چاہیے۔ ایک سال سے اگر کر فیول گا ہوا ہے۔ ہم اس ظلم کے خلاف ہیں، ہم انکی مذمت کرتے ہیں۔ ہم نے کبھی یہ نہیں کہا ہے کہ ظلم ہو۔ ظلم جدھر بھی ہوا ہے جہاں بھی ہوا ہے۔ ظلم آخر فنا ہو جاتا ہے جس نے بھی کیا ہو، جو ظالم ہو آپ تاریخ پڑھ لیں۔ آپ پیچھے جائیں میں زیادہ تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ جس نے بھی اس دنیا میں کسی بھی ملک میں کسی بھی سُخْری میں آپ جائیں۔ جس نے بھی ظلم کیا ہے وہ اس دنیا سے مت کر چلے گئے۔ ظالم نہیں رہتا مظلوم رہتا ہے۔ عوام رہتے ہیں عوام کے حقوق رہتے ہیں۔ ہم یہی چاہتے ہیں کہ عوام متحد ہوں۔ آج ہم کشمیر کے حوالے سے جو آواز اٹھا رہے ہیں کیا ہم اُس میں اتنی جان پیدا کر سکتے ہیں کہ ہم انکو ایک اچھی سی زندگی دے سکیں۔ اُس میں جو وہ بچے، بوڑھے اور جوان جو مارے جاتے ہیں اُن کیلئے ہم کیا کر سکتے ہیں۔ ہم نے عملی اقدامات کیے ہیں۔ کبھی بھی جذباتی تقریروں سے ہم اُن کے حقوق نہیں دلا سکیں۔ تو ہمیں چاہیے کہ ہم مل کے ہم انڈیا کے ظلم کے خلاف ہیں لیکن اسپیکر صاحب! آخر میں میں صرف یہ بات آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ پاکستان اور انڈیا کو مل بیٹھ کر اس مسئلے کو اُس شملہ معاملہ کے تحت جو بھی نکات اس میں موجود ہیں اُن کو پڑھ کر اُن پر عمل درآمد کرنا چاہیے۔ ظلم کے تحت نہیں۔ 1st July 1972 کو بھٹو اور اندر اگاندھی کے درمیان جو معاملہ ہوا تھا، کیا ہوا تھا اُس پر بیٹھ کے سوچنا چاہیے وہ ظلم کے خلاف تھا اُس نے اُس وقت کہا تھا کہ 25 سال اُس وقت گزرے تھے 1947ء سے 1972ء تک کہ انڈیا اور پاکستان کے درمیان جو basic issues ہیں اُن کو حل کرنے کی ہم کوشش کریں اُن کو ختم کریں گے اُن کو امن کے ذریعے حل کریں گے، کشمیر میں زبردستی نہیں ہونی چاہیے۔ کشمیر میں گھسنے نہیں چاہیے کشمیر کے عوام کے حقوق کی پاسداری ہونی چاہیے۔ یہ اُس میں موجود ہیں یہ چیزیں اقوام متحده بھی یہی کہہ رہا ہے، تو اُس قرارداد کو منظر رکھ کر ہمیں سوچنا چاہیے اور انڈیا کو بھی ہم یہ بتا رہے ہیں کہ اس ظلم سے دستبردار ہونا چاہیے۔ آپ وہاں کر فیو کے ایک سال میں آپ نے اُن لوگوں کو جو تکلیفیں دی ہیں جو وہاں قتل و غارت ہوئی ہے اُس کو بند کرنا چاہیے اور کشمیریوں کے حقوق کا خیال رکھنا چاہیے۔ شکریہ جناب اسپیکر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ زمرک خان اچکزئی صاحب! آپ نے کشمیر کے حوالے سے بہت اچھی باتیں۔ جی میدم بشری رند صاحب۔

محترمہ بشری رند (پارلیمانی سیکریٹری برائے کیوڈی اے): بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ شکریہ اسپیکر صاحب کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ آج کی قرارداد بہت important ہے نا صرف پاکستان کے لئے بلکہ پوری دنیا کے لئے۔ ایک ایسا مسئلہ ہے جو 72 سال سے چلتا آ رہا ہے اور اب تک اس کا کوئی حل نہیں نکلا جا رہا۔ دانستہ یا غیر دانستہ اس میں تو کچھ نہ کچھ ایسی بات ہے جس سے ان کو مسلمانوں سے خوف ہے، میں تو سیدھا کہوں گی کہ یہاں جتنے بھی لوگ شہید ہو رہے ہیں یہ مسلمان ہیں۔ اور اسلام ہمیں امن کا درس دیتا ہے۔ تو ہمارے مذہب نے کبھی نہیں سکھایا ہے کہ ہم terrorism کی طرف یا کوئی ایسا کام کریں۔ دوسرا کسی بھی انسان کو چاہیے وہ کسی بھی مذہب کا ہاؤس کو تکلیف پہنچائے تو 72 سالوں میں جوان ڈیا اس وقت کر رہا ہے وہ جو زیادتی پوری دنیا کیوڑھی ہے۔ تو میرا یہ خیال ہے کہ ساری دنیا آنکھیں بند کر کے کیوں بیٹھی ہے۔ وہاں چھوٹے معصوم بچے مر رہے ہیں، وہاں عورتوں کے ساتھ جوزیادتی ہو رہی ہے وہاں بوڑھوں کے ساتھ جوزیادتی ہو رہی ہے کچھ سال سے وہاں کرفیو کا سماں ہے۔ ہم صرف چند دنوں کرونا کی وجہ سے گھروں میں رہے تو ہمیں کتنی تکلیف ہو رہی ہے تھی کہ ہم گھروں میں بند ہے، ہم باہر نہیں نکل سکتے۔ تو تھوڑی دیر کے لئے ہم کشمیریوں کا سوچھیں کرو۔ ایک سال سے علاج کیلئے باہر نہیں نکل سکتے، کسی روزگار کیلئے نہیں نکل سکتے۔ کسی روزگار کے لئے نہیں نکل سکتے۔ کسی بھی ضرورت کی چیز کے لئے باہر نہیں نکل سکتے۔ تو کیا یہ ان کا حق نہیں بنتا کہ اس وقت پوری دنیا ان کو support کرے اور ان کو آزادی دے جو کہ ان کا ایک حق ہے۔ کچھ دنوں سے میں ٹو ٹو پر دیکھ رہی تھی کہ ایک سیاہ فام امریکہ میں مارا جاتا ہے ایک سفید فام کے ہاتھوں تو اس خبر کو بہت زیادہ اجاگر کیا جاتا ہے پوری دنیا میں اس لئے کہ وہ ایک امریکین باشندہ تھا۔ یہاں اس سے کروڑوں زیادہ لوگ 72 سال سے مر رہے ہیں۔ اور اب تو بہت شدت اختیار کر لی ہے انہیں فوج نے ان کو مارنے کیلئے۔ تو کیا یہاں سب آنکھیں بند کر کے بیٹھیں؟ میرے خیال میں اقوام متحده میں خالی قرارداد منظور ہونے کا کوئی فائدہ نہیں۔ جب تک اس پر آپ پیش رفت نہ کریں ہم بہت سخت الفاظ میں اس چیز کیلئے request کرتے ہیں کہ اس قرارداد کو غالی منظور نہیں بلکہ اس پر عمل درآمد ہونا بھی بہت ضروری ہے۔ اور ہم اپنے کشمیری بھائیوں کے ساتھ کل بھی کھڑے تھے اور آج بھی کھڑے ہیں اور انشاء اللہ ان کو اکیلانہیں چھوڑیں گے۔ پاکستان زندہ باد، کشمیر زندہ باد۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ میدم۔ جی نصر اللہ خان زیرے صاحب۔

جناب نصراللہ خان زیرے: شکریہ جناب اپسیکر! آج ہاؤس کے سامنے جو قرارداد table ہوئی ہے یقیناً جناب اپسیکر! اگر ہم برصغیر کی تاریخ پر نظر دوڑائیں تو یقیناً یہ تمام جتنے بھی اس خطے میں جوتاز عات ہیں یہ تمام اُس انگریز کی وجہ سے ہوا جنہوں نے اس برصغیر پر اس کے مختلف علاقوں پر قبضہ کیا۔ جناب اپسیکر! یقیناً کشمیری عوام اپنے حق خود را دیت کے مستحق ہیں۔ اور ہم جیسے لوگ، ہم جیسی پارٹیاں ہماری جیسے لیڈر شپ نے ہمیشہ قوموں کے حق خود را دیت کی ناصرف حمایت کی ہے بلکہ ہم نے اس کیلئے جدوجہد کی ہے۔ جناب اپسیکر! یقیناً جس طرح میں نے کہا کہ یہ تنازعہ کشمیر کا بھی اُس انگریز استعمار کی وجہ سے ہوا۔ اور انگریز نے ناصرف مختلف علاقوں کو تقسیم کیا اور اس انگریز کے خلاف ہمارے رہنماؤں نے، ہمارے اسلاف نے سب سے بڑھ کر خان عبدالصمد خان اچکزئی شہید نے اُس انگریز استعمار کے خلاف جدوجہد کی اور اُس کو اس بات پر مجبور کیا کہ وہ اس خطے کو چھوڑ دیں۔ اور اُس کے بعد یہاں کے کروڑوں عوام اور اقوام کو انگریز سے آزادی ملی۔ آج افسوس کا مقام ہے کہ آج جن لوگوں نے انگریز کے خلاف جدوجہد کی، جنہوں نے انگریز کے کال کوٹھیوں میں شب و روز گزاریں آج اس ملک کے ہمارے حکمرانوں کی نظر میں وہ غدار ہیں اور جو انگریز کے ایجنسٹ تھے، جنہوں نے انگریز کے بوٹ پالش کیئے جن کے آبا و اجداد نے وہ آج اس ملک کے وفادار ہیں یہ ہے پیمانہ۔ جس طرح انگریز نے یہ سب کچھ کیا آج جناب اپسیکر! اس انگریزی استعمار نے پشتونخواہ و ملن کو بھی چار حصوں میں تقسیم کیا۔ آج بھی پشتون عوام ایک تحدہ قومی وحدت سے محروم ہیں۔ جناب اپسیکر! کشمیری عوام یقیناً اٹلیا نے جب 5 اگست 2019ء کو اپنے آئین کے آرٹیکل نمبر A. 35 اور آرٹیکل 370 میں بنیادی تبدیلی کی۔ اور ان کے آئین میں ایک الگ حیثیت تھی اُس کو ختم کیا۔ ہم نے اُس دن بھی اس کی مخالفت کی تھی آج بھی ہم کہہ رہے ہیں کہ کشمیری عوام پر گزشتہ 70 سالوں میں جو ظلم کے پھاڑ توڑے گئے اور وہاں جو ظلم و بربریت جاری ہے ہم اُس کے خلاف ہیں۔ ہماری پارٹی کا شروع سے یہ مطالبہ رہا ہے کہ ہم اُس حقیقی آزادی اور حق خود را دیت پر منی اُس کشمیر کی آزادی کے ہم طرف دار ہیں۔ ہم کشمیری عوام کو کسی کے لئے sandwich نہیں بنائیں گے۔ کشمیر کو یقیناً حق خود را دیت ملنا چاہیے۔ جناب اپسیکر! لیکن افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ ہمارے حکمرانوں نے بھی بھی حقیقی طور پر کشمیری عوام کا ساتھ نہیں دیا ہے۔ ہمارے ملک کے حکمرانوں نے سری نگر کو کھو دیا ہے جناب اپسیکر! ہمارے حکمران صرف اور صرف سیاست کر رہے ہیں کشمیری عوام کے ساتھ۔ اُنکی حقیقی آزادی کیلئے آج تک انہوں نے کوئی الفاظ ادا نہیں کئے۔ جس طرح یہاں دوستوں نے کہا کہ اقوام تحدہ میں یہ مسئلہ اٹھا۔ شملہ معاهدہ میں ہوا بجائے اس کے کہ وہ دو ممالک اس مسئلے کے لئے جنگ کریں۔ جنگ کی تباہ حالتی ہم نے دیکھ لی ہے۔

اگر جنگ کی تباہ حالی کسی سے پوچھنا ہے تو پشتوں انغان عوام سے پوچھا جائے کہ گزشتہ چالیس سال میں جس طرح ہماری سرزی میں کوئی جہنم بنادی گئی ہے۔ لہذا جنگ و جدل سے ہمارے حکمرانوں کو دور رہنا چاہیے اور کشمیری عوام کی حقیقی آزادی کیلئے انہیں اقدامات کرنے چاہئیں۔ ڈرامہ بازی ہمارے حکمران چھوڑ دیں۔ سب نے دیکھا کہ گزشتہ ایک سال میں وہاں لاک ڈاؤن تھا، وہاں کشمیری عوام محاصرے میں تھے۔ لیکن ہمارے حکمرانوں نے ان کے لئے حقیقی طور پر کچھ نہیں کیا۔ thank you جناب اپسیکر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ نصر اللہ خان زیرے صاحب۔ جی اختر حسین لانگو صاحب۔

میر اختر حسین لانگو: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ شکریہ جناب اپسیکر! آج اس قرارداد کے حوالے سے میں ایک بات واضح کر دوں کہ یہاں بلوچستان نیشنل پارٹی اور ہماری جماعت کا موقف انتہائی واضح ہے۔ یہاں بات ہو رہی ہے کشمیر اور کشمیری عوام کی ان کی آزادی اور حق خود را دیت کی جناب والا! ہم اس بات پر قائل ہیں ہمارے اکابرین، ہماری پارٹی۔ ہم نے ہمیشہ قوموں کی آزادی اور قوموں کے وقار اور قوموں کے حق خود را دیت کے حوالے سے جدوجہد کی ہے۔ جناب والا! یہاں ہم یہ چاہتے ہیں کہ کشمیر کے مسئلے کا حل زمرک بھائی نے جس طرح کہا واحد راستہ اس کا وہی ہے کہ اقوام متحده کی قرارداد کے حوالے سے اور شملہ معاملہ کے تحت سیاسی بصیرت کے ساتھ سیاسی فورم میں چونکہ political issues یہاں اس کو سیاسی فورم میں ہی حل ہونا چاہیے۔ میرے ایک دوست نے یہاں نقشے کا ذکر کیا۔ جناب والا! شعبدہ بازیوں سے بھی کشمیر آزاد نہیں ہو گا۔ اور نہ ہی کشمیر پر ہمیں اس نازک مسئلے پر کیونکہ وہاں لاکھوں کروڑوں لوگوں کی زندگیوں کا مسئلہ ہے۔ ایک سال سے کشمیر میں ایک کرفیو کا سماں ہے پورے کشمیر کے لوگ محاصرے میں ہیں۔ جناب والا! جس نقشے کی آج ہمارے دوست بات کر رہے ہیں اگر میں اس تفصیل میں جاؤں تو 60ء میں بھی اس طرح کا ایک نقشہ بنایا گیا تھا جس میں جو ناگریہ وغیرہ کو شامل کیا گیا۔ آج وہ نقشہ کہاں ہے؟ نقشہ بنانے جیسی چیزوں سے کشمیر کا مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ نقشہ میں تو آپ جرمی اور جاپان کو بھی اکٹھا کر کے ڈال دیں آپ اس میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اگر واقعی اس ریاست پاکستان نے کشمیری عوام کے لیے۔ اُنکی آزادی، اُنکے حق خود را دیت کے لیے جدوجہد کرنی ہے تو پھر اس کو سیاسی انداز میں سیاسی بصیرت کے ساتھ اس مسئلے کو آگے لے جایا جائے۔ اقوام متحده کے فورم کو استعمال کرتے ہوئے، شملہ معاملہ کو دنیا کے سامنے رکھتے ہوئے سیاسی بصیرت اور سیاسی انداز میں کشمیر کا حل نکالا جائے اور اس میں ایک چیز واضح کر دوں جناب اپسیکر! کشمیریوں کی مرضی اور منشاء کو ضرور شامل کیا جائے۔ ہم اپنی کیبنٹ کے فیصلوں میں یا ہم اپنے پارلیمنٹ ہاؤس میں کشمیر کی تقدیر کا فیصلہ نہ کریں۔ ہم کشمیریوں سے پوچھ لیں

کوہ کیا چاہتے ہیں۔ جس حق خودارادیت کے لیے پچھلے ستر سالوں سے پاکستان کے حکمران یہ کہر ہے ہیں کہ کشمیریوں کو حق خودارادیت دیا جائے۔ جناب والا! حق خودارادیت کا مطلب کیا ہے؟ آج جو نقشہ ہم نے جاری کیا ہے میں معذرت کے ساتھ آج اُس نقشے میں ہم نے پچھلے ستر سالوں سے کشمیریوں کو حق خودارادیت کی جو بات کر رہے ہیں ہم نے اُس کو رومند़ا لایا۔ کیا ہم نے کشمیری پارلیمنٹ سے اس بات کی اجازت لی وہ آزاد کشمیر ہے اُس کا اپنا وزیرِ اعظم اپنا صدر ہے۔ ہم اپنی کیبنٹ میں کس حیثیت سے فیصلہ کر رہے ہیں اور اُس کو ہم اپنے نقشے میں شامل کر رہے ہیں۔ حق خودارادیت کا مطلب یہی ہے کہ وہاں کے عوام کی مرضی کے مطابق اُنکی زندگیوں کے فیصلے کیے جائیں۔ اس قرارداد کی مکمل حمایت کرتے ہیں اور اپنی گزارشات کے ساتھ کہ کشمیر کا مسئلہ سیاسی ہے اور دنیا میں جہاں بھی سیاسی مسائل کو بزور بندوق حل کرنے کی کوشش کی گئی ہے وہ منسے خراب سے خراب تر ہوتے گئے ہیں۔ دنیا میں قومی واحدتوں کے معاملات دنیا میں قوموں کی مرضی اور منشا کے برخلاف اگر کوئی کرنے کی کوشش کرے گا چاہے وہ انڈیا ہو یا کوئی دوسرا ملک وہاں انجام اچھا نہیں بلکہ برا ہو گا۔ تو کشمیر کے مسئلے کا حل کشمیری عوام کی مرضی اور منشا کے مطابق اور اقوام متحده کے چارڑ کے مطابق، شاملہ معابدات جو ہوئے انکے مطابق صلاح اور مشورے کے ساتھ اگر اُس کا حل نکالا جائے تو اس کا حل بھی آسانی سے اور پائیدار حل نکلے گا۔ بہت شکریہ جناب اسپیکر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ! آخر حسین لاگو صاحب۔ جی مبین خان صاحب۔

جناب محمد مبین خان خلجمی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ آج جو قرارداد آئی ہے مشترکہ طور پر اور سب نے اس کی حمایت کی بہت اچھا پیغام کیا۔ پورے پاکستان میں اور کشمیر تک۔ اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہماری ماں بہنوں پر 72 سالوں سے یہ ظلم چل رہا ہے۔ اور آج ہماری بلوچستان اسمبلی میں یہ قرارداد پاس کر کے یہ بتایا کہ ہمارے اختلافات اپنی جگہ لیکن ہم کشمیری بھائیوں کے ساتھ ہیں۔ اور میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ عمران خان صاحب نے دو سالوں میں جو پوری دنیا کے اندر جس طرح مودی سرکار کو بے نقاب کیا ہے اور مودی کی policy کو آج پوری دنیا مذمت بھی کرتی ہے۔ اور میرے کچھ دوستوں نے یہ کہا کہ صرف نقشوں سے نہیں ہوتا ہماری یہ اتحادی گورنمنٹ ہے اور مشترکہ لائچہ عمل سے یہ کام ہوا ہے۔ اور ایک کشمیر کے لیے اچھا پیغام کیا ہے۔ اور اللہ ہمیں توفیق اسی طرح دے کہ ہمارے سیاسی مقاصد اپنی جگہ پر مگر ہم کشمیری بھائیوں کے ساتھ ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ مبین خان صاحب۔ جی نوابزادہ گہرام بکھی صاحب۔

نوابزادہ گہرام بکھی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب اسپیکر! سب سے پہلے تو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جمہوری وطن

پارٹی بھی اس قرارداد کی حمایت ہے اور ہمیشہ جہاں بھی خلماً اٹھا ہے خاص کر بلوچستان کے اور پورے پاکستان کے عوام نے یکجا ہو کر اس کا مقابلہ کیا ہے اور کرتے رہیں گے۔ ایک پیغام دینا چاہتا ہوں کہ ہمارے جو کشمیری بھائی ہیں یہ پچھلے ایک سال سے لاگ ڈاؤن نہیں ہے۔ 1947 سے آج تک یہ ظلم اور یہ بربریت انڈیا کی طرف سے کشمیری عوام پر جاری ہے۔ لیکن ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ کشمیری عوام کو آپ تہنا نہیں ہیں ہم ہمیشہ آپ کے ساتھ کھڑے ہیں اور کھڑے رہیں گے اور انشاء اللہ انڈیا کے لئے بھی یہ پیغام بھیجننا چاہتا ہوں کہ ابھی صرف نقشہ بنایا ہے بہت جلد انشاء اللہ پاکستان کا جھنڈا بھی گاڑ دیں گے۔ بہت ہماری اپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ! بھٹی صاحب۔ جی اور کوئی اس قرارداد کے حوالے سے بات کرنا چاہے گا؟

جامع میر کمال خان عالیانی (قائد ایوان): بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اسپیکر صاحب! آج کے یوم استھان کے حوالے سے سب سے پہلے تو میرے خیال میں بلوچستان کے عوام کے طرف سے اور بلوچستان کی پارلیمنٹ کی طرف سے ایک بہت اچھا پیغام کشمیری بھائیوں کے لیے، ان کشمیری دوستوں کے لیے جو پچھلے کئی سالوں سے اس جدوجہد میں شامل رہے ہیں۔ یقینی طور پر آج صحیح تقریب ہوئی تھی اس میں بھی میں نے یہ بات کی کہ ہمارا یہ جو جذبہ ہے، ہمارا صوبہ پاپولیشن کے لحاظ سے بہت چھوٹا ہے ہم لاکھوں لوگ جمع نہیں کر سکتے لیکن اس پسمندہ صوبہ کی اپنی معيشت کے حوالے سے باقی چیزوں کے حوالے سے جو کمزوریاں ہیں لیکن ہمارے جذبات اور ہم جس طریقے سے اپنے احساسات کو آگے لارہے ہیں۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بہت فوکیت دی ہے اور یہ ایک پیغام ہے جو بلوچستان اور بلوچستان کے لوگوں کی طرف سے میدیا کے توسط سے، چینز کے through کشمیریوں کے لیے جاتا ہے تو یقینی طور پر ان میں حوصلہ بڑھتا ہے۔ اور وہ اپنی اس جدوجہد میں بلوچستان کو بھی انشاء اللہ تعالیٰ اُسی طرح یاد رکھیں گے جس طرح اُنکے لوگوں نے قربانی دی ہے۔ جناب اسپیکر! ایک بہت چھوٹے سے notice پر مجھے اس بات کی بھی بہت خوشی ہے کہ اپوزیشن نے بھی اس قرارداد کا ساتھ دیا۔ اور یہ ہماری مشرکہ قرارداد ہے جو بلوچستان اسمبلی کی طرف سے اس کو جو implement ہم کر رہے ہیں۔ اس میں یقینی طور پر ہماری کوشش تھی کہ جتنے لوگوں سے ہم اس resolution کے حوالے سے نمائندگان ہیں اُن سے رابطہ کرتے اور اُنکے نام بھی شامل کرتے لیکن جو بھی table ہوا ہے اس کو بھی باقاعدہ ساری اسمبلی کی طرف سے اپوزیشن اور حکومتی اراکین کی طرف سے اس resolution کو ہم table کر کے pass کروائیں گے تاکہ ایک پیغام بلوچستان کی ساری سیاسی پارٹیز کی طرف سے پوری دنیا کو، پورے پاکستان میں جس طرح باقی اسمبلیوں میں یہ باتیں ہوئی ہیں بلوچستان کی طرف سے بھی جائیں۔ ساتھ ساتھ میں اپوزیشن کا اس حوالے

سے مشکور ہوں کہ انہوں نے آج کی اس نشست میں نہ صرف حصہ لیا ہے بلکہ جن خیالات کا اظہار کیا، لیتئی طور پر وہ بہت سارے لوگ، وہ اشخاص جنہوں نے قربانی دی ہے اُنکے لیے حوصلہ افزائی کا طریقہ کاربھی بنے گا اور وہ بلوچستان کی اسمبلی کے لوگوں کے جواہسات ہیں جب ان کو سینیں گے۔ آج کی اس پارلیمنٹ کو ایک اچھی نگاہ سے بھی دیکھیں گے اور اس کا ذکر بھی کریں گے۔ جناب! ایک سال کا عرصہ گزر چکا ہے اور میرے خیال دنیا کے بہت کم ممالک ایسے ہونگے جہاں جنتگیں بھی ہوئی ہیں جہاں بہت سارے ایسے نظام بھی آئے ہیں جہاں لوگوں نے اپنی قوموں کے ساتھ ختنی بھی کی ہے یا بہت سارے معاملات گز ریں ہوئے۔ لیکن اس طریقہ کا رویہ میرے خیال میں دنیا اپنی تاریخ میں پہلی بار دیکھ رہی ہے کہ جہاں ایک سال تک کرفیو کا سیسٹم ایسا لاگو کیا ہے کہ لوگ اپنے گھروں سے باہر نکلیں نہ اپنے جذبات کا اٹھا کر سکیں ایک جمہوری نظام کے اندر جہاں وہ دنیا کو جمہوریت کو champion کہتے ہیں کہ بھارت دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت ہے۔ تو جہاں سب سے بڑی جمہوریت ہو تو وہاں جمہوری تقاضے بھی سب سے بڑے ہونے چاہئیں۔ وہاں پھر جمہوریت کے نظام کو فوقيت بھی اُسی طرح دنیٰ چاہیے پھر یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ کے جو طریقے کار ہیں وہ بھارت کے اندر کچھ ہوں اور کشمیر کے اندر آ کر اُس کو ایک الگ نظریے سے پیش کر رہے ہوں۔ اور یہی وجہ ہے جن چیزوں نے آہستہ آہستہ موجودہ جو حکومت ہے مودی سرکار کی اُس کو اس بات پر اسی حوالے سے ایک صاف سی تصویر دکھائی ہے کہ آج وہ اگر کسی کو بھی اس کرفیو کم کرتے ہیں۔

(اذان خاموشی)

قاائد ایوان: جناب اسپیکر صاحب! آج کے دن کے حوالے سے بہت ساری چیزیں بہت واضح ہوئی ہیں کہ جس جمہوریت کے نام پر بھارت بار بار دنیا کو ایک تاثر دینا چاہتا ہے کہ وہ ایک عام انسان کی جوزندگی ہے بھارت کے اندر ایک بڑی سیاست کا جو انہوں نے نمرہ لگایا ہے، ایک سال کے اندر وہ ممالک جو شاید کبھی اس چیز پر بھروسہ نہیں کرتے تھے آج وہ ممالک بھی مجبور ہو گئے۔ اور ہم نے کبھی ماضی میں شاید BBC, CNN, ALJAZERA اور اس طرح کے بڑے بڑے chenals کو کشمیر کے حوالے سے بڑے واضح طریقے سے بھارت کو نہیں دیکھا ہے لیکن یہ پہلی دفعہ ہے کہ ایک سال میں ہم نے اس چیز کو محسوس بھی کیا ہے اور جدوجہد کو جس میں ہم سب شامل ہیں۔ دنیا کا ہر وہ شخص شامل ہے جو یہ محسوس کرتا ہے کہ اس علاقے کے لوگ جس آزادی کے ساتھ اپنے علاقے میں ایک ذہن رکھ کر چیزوں کو آگے لے جانا چاہتے ہیں اُس کی نفی جہاں بھی ہوگی وہاں وہ لوگ اُس کا ساتھ دیں گے۔ اور پاکستان نے اس میں بہت بڑا کردار ادا کیا ہے۔ پاکستان میں خاص کر ہماری

سیاسی جماعتوں نے بہت بڑا کردار ادا کیا ہے۔ اور کشمیر کی میں یقینی طور پر زیرے صاحب کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہوں گا کہ ہمیں اس جدوجہد میں لفاظیت میں تقاریر میں ان چیزوں کو آگے نہیں لے جانا ہے بلکہ ہم نے عملی طور پر ایک ریاست کے حوالے سے ایک سٹم کے حوالے سے ان چیزوں کو انٹرنشنل لیوں پر بھی لے جانا ہے اور انٹرنشنل کے سامنے بھی لے جانا ہے۔ اور میں سمجھوں گا کہ ساری حکومتوں نے اپنی کوشش ضرور کی ہوگی۔ یہ الگ بات ہے کہ کچھ حکومتیں ماضی میں بھی ایسی رہیں جنہوں نے وفاقی سطح پر کچھ trade کے نام پر کچھ اپنے تعلقات کے حوالے، کبھی کسی اور مالک کے ایک role کے حوالے سے بھارت اور پاکستان میں کوشش یہ کی گئی کہ تعلقات ایسے ہوں تاکہ کشمیر کا مسئلہ ہمیشہ پچھے کی طرف چلا جائے۔ لیکن یہ ایک بہت اچھا اقدام تھا جو عمران خان صاحب نے لیا، UN کے اندر میرے خیال میں UN Security Council اور UN Assembly میں جو ہوئی تھی اس میں جس بھرپور انداز میں کشمیر کا موقف اس دفعہ پیش کیا گیا شاید ہی ایک لیڈر شپ کے حوالے سے بہت کم ایسے لیڈر زپاکستان میں گزرے ہوں گے جنہوں نے ایک بڑے کھلے انداز میں کشمیر کا موقف پیش کیا ہوا اور بھارت کو criticize کرتے ہوئے حقائق کا سامنا کرایا پوری دنیا کے سامنے۔ اور اس کی مثال میں اس لیدر کے جذبات اندر سے نکلتے ہیں جس کے لیے میں سمجھتا ہوں کہ ہماری پارلیمنٹ اور اپنی تقریر کرتے ہیں عموماً کچھی ہوئی تقریر میں آدمی بہت کچھ کہہ لیتا ہے اُس میں جذبات کے ساتھ بھی تعلق بھی بڑا کم ہوتا ہے۔ لیکن بغیر پڑھے ایک کھلے انداز میں جب ایک تقریر آپ دنیا کی ساری لیڈر شپ کے سامنے کرتے ہیں تو یقینی طور پر وہ آپ کے جذبات اندر سے نکلتے ہیں جس کے لیے میں سمجھتا ہوں کہ ہماری پارلیمنٹ اور ہمارے جو لوگ ہیں پاکستان کے جتنے بھی تھے پوری دنیا میں انہوں نے اس بات کو appreciate کیا، اور یہ provincial backing، یعنی جو شاید ساری governments، نیڈرل میں coaliation governments، اور گورنمنٹ کے level پر ہم سب نے اس بات کو second level کیا کہ یہی وہ موقف ہے جس کو ہم جب بھی آگے کھین گے تو کشمیر کے حوالے سے چیزوں کو serious، یکھا جائے گا۔ اور لیڈر شپ ہی کسی معاملے کو کمزور انداز میں آگے لے جائے گی تو پھر دنیا بھی اُس کو بڑے way address کرتی ہے اُس کو serious یعنی اس کے لیتی اور یقینی طور پر کل کا جو ایک step ہے جس میں پاکستان کی ساری بڑی بڑی پارٹیاں بھی شامل تھیں جس میں اپوزیشن اور گورنمنٹ کے اراکین بھی فارن منستر صاحب کے ساتھ بیٹھے پھر cabinet نے جس political map کی جو منظوری دی، حالانکہ اگر اس map کو detail میں دیکھا جائے اُن میں بہت ساری چیزوں کو بھی بھی اُسی طرح واضح رکھا ہے جس میں occupation یا باقی بہت ساری چیزوں کا ذکر

ہے لیکن یہ ایک بڑا سوال ہمیشہ اٹھتا تھا کیوں کہ میں نے بھی دیکھا ہے کہ آپ نے اگر دنیا کے بہت سارے پاکستان کا نام لکھ کر اور یہ لکھیں کہ map اور دنیا میں آپ اگر search کریں تو بہت سارے ایسے search engines ہیں جو پاکستان کے map میں پورے کشمیر کو باہر نکال دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ کچھ ایسی search engines ہیں جو ملکت بلستان کو بھی باہر نکال دیتے ہیں۔ لیکن political اپنے اس نئے نقشے کو جب پاکستان پیش کرے گا United Nation میں تو یہ ایک legitimate طریقے سے اپنا پاکستان آگے forward کرے گا۔ کہ آئندہ جب بھی آپ چیزوں کو اگر پاکستان کے حوالے سے accept کریں تو یہ وہ ایک final طریقہ کا رہے ایک نقشہ ہے جس کو دنیا address ساتھ اور یہ ایک اچھا step ہے ایک بڑا bold step ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے معاملات میں کشمیر کے معاملات میں اب یہ وقت آپ کا ہے کہ دنیا، ممالک اپنے فیصلے تقریباً ایک اپنے انداز میں خود کر رہے ہیں۔ آج چین کو جہاں محسوس ہوتا ہے کہ اُس کے border کے ساتھ کچھ ناجائز ہو رہا ہے تو وہ اپنی چیزوں کے حوالے سے بھارت کے سامنے ایک strong way سے آتا ہے۔ اسی طرح آپ میانمار کی طرف چلے جائیں، آپ gulf ممالک کی طرف چلے جائیں، یہاں تک کہ امریکہ، یورپ میں بھی جہاں وہ محسوس کرتے ہیں کہ ان کے ملک کے self interest اور انکی security اور انکے لوگوں کے حوالے سے ایک بہت بڑا سوال اُٹھنے والا ہے، آج کل دنیا میں سارے ممالک اپنے فیصلے خود اپنے ہاتھوں میں آہستہ آہستہ لے رہے ہیں۔ اور بہت ساری چیزیں irrelevant ہوتی جا رہی ہیں۔ شاید یہ globalization کا ایک نیا دور ہے جس کو ہم پری کوڈ اور پوست میں ہم اُس کو دیکھ رہے ہیں۔ اور آنے والے وقت میں جب یہ اقتصادی معاملات اس دنیا میں تھوڑی اور تنگی کی طرف جائیں گے تو ہم شاید چھ، آٹھ مہینوں میں چیزوں کو تھوڑا اور مختلف بھی دیکھ سکتے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں ملکی سطح پر اپنی چیزوں کے حقوق کے حوالے سے پاکستان کو ہر فرم پر کشمیریوں کے لیے اور ایسی چیزوں کے لیے اپنی آواز ہر لحاظ سے بلند کرنی چاہیے تاکہ ہم اپنا ایک بڑا clear موقف دنیا کے سامنے رکھیں کہ چند چیزیں ہیں کہ جن کے اوپر سے یقینی طور سے بات چیت کا سلسلہ ہر حوالے سے ہمیشہ دنیا میں رہا ہے۔ چیزیں جب بھی آئی ہیں وہ table پر بات ہوئی ہے جس طرح خالق ہزارہ صاحب اور زمرک خان صاحب نے کہا، باقی ممبران نے بھی بات کی، لیکن آپ کی standing جب strong ہو گی تب table پر کوئی آپ سے serious بات کرے گا۔ لیکن اگر آپ کی اپنی weak standing ہو پھر لوگ table پر کیا میرے خیال میں لوگ کسی negotiation پر بھی بات نہیں کرتے۔ تو یقینی طور پر ہم بلوچستان کے لوگ آج کے

حوالے سے ایک بڑا پیغام کشمیری بھائیوں کو انکے لوگوں کو جنہوں نے جدو جہد کی ہے جو کر بھی رہے ہیں ہمارا یہ پیغام انکے لیے ایک بہت بڑا پیغام ہے۔ اور انکے جو جذبات ہیں یقینی طور پر جب وہ یہ سنیں گے کہ بلوچستان کے لوگ بلوچستان کی پارلیمنٹ کے لوگوں نے بھی اس یوم استھان کے حوالے سے بڑے اچھے جذبات کا انہمار کیا ہمارے لیے اور مودی سرکار کے لیے ہم ایک چھوٹی سی اپنی جو شرکت ہے اس میں شریک ہو کر ہم ان کے لیے ایک راہ کو اور مضبوط کرنے جا رہے ہیں جو ہمارا ایک مسلمان ہونے کی طرف سے ایک فرض بھی بتتا ہے ایک پاکستانی ہونے کے لحاظ سے ہماری ایک ذمہ داری بھی بنتی ہے اور انسانیت کے حوالے سے جن دہشت میں جو وہ زندگی گزار رہے ہیں، ہم اپنے آپ کو انکے ساتھ کسی نہ کسی حوالے سے شریک کر رہے ہیں۔ میں آپ کا بھی بڑا مشکور ہوں کہ ہم نے بڑے ایک short notice پر اور پوری اپوزیشن کا بھی بڑا مشکور ہوں کہ ہم سب نے نہ کہ اس resolution کیا ہے یہ ہماری طرف سے ہماری اسمبلی کی طرف سے بلوچستان کے لوگوں کی طرف سے، بلوچستان کی ساری پارٹیز کی طرف سے ایک بڑا اچھا پیغام پوری دنیا میں جائے گا اور خاص کر کشمیریوں کے لیے جائے گا۔ بہت بہت شکر یہ جی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکر یہ جام صاحب۔ آیا یوان کی متفقہ قرارداد نمبر 22 منظور کی جائے؟ قرارداد منظور ہوئی۔ اب میں تمام معزز اراکین سے درخواست کرتا ہوں کہ group photo gallery میں ایک photo کے ساتھ ہی میں اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ مورخہ 7 اگست 2020ء بوقت سہ پہر 4:00 بجے تک ملتوی کرتا ہوں۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 7 بجکر 40 منٹ پر اختتم پذیر ہوا)

